نکاح میں عورت کے اصل نام کی بجائے مشہور نام (Nick name) ذکر کیا تو نکاح کا حکم

ریفرنس نمبر:NRL-0516 تاریخ:06-05-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے کل ایک نکاح پڑھایا جس میں خاندان والوں سے لڑکی کا نام پوچھا تو انہوں نے اس کا نام "صباحت" بتایا، لیکن مجھے سمجھنے میں غلطی ہوئی اور میں نے اس کا نام "صبا" سمجھا۔ پھر میں نے اسی نام کے ساتھ لڑکی سے وکالت لی اور مرد سے بھی "صبا" نام لے کر ہی نکاح پڑھا دیا۔ میری آواز اونچی تھی، وہاں موجود سب افراد نے نام سنا لیکن کسی نے بھی نام پر اعتراض نہیں کیا۔ اب میں نے لڑکی کا شناختی کارڈ دیکھا تو پتا چلا کہ اس کا نام "صباحت" ہے۔ اب اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

نوٹ: سائل اور لڑکی کے خاندان والوں سے مزید تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ لڑکی کا مشہور نام "صبا" ہی ہے۔ اسی لئے کسی نے بوقت نکاح اعتراض بھی نہیں کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ بالا نکاح درست ہوا کیونکہ نکاح کے درست ہونے کے لیے مرد و عورت کی تعیین ہونا ضروری ہے لیکن وہ تعیین فقط شناختی کارڈ پر موجود نام کے ساتھ ہو ایسا لازم نہیں، بلکہ

کسی بھی ایسے نام سے تعیین ہو سکتی ہے جس سے عورت معروف ہو۔ صورت مسئولہ میں بھی عورت چونکہ "صبا" نام کے ساتھ معروف ہے لہذا اسی لفظ سے ہی تعیین ہو گئی اور نکاح درست ہوا۔

فتح القدیر میں علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تزوج باسمها الذي تعرف به، حتى لو كان لها اسمان اسم في صغرها وآخر في كبرها تزوج بالأخير لأنها صارت معروفة به" ترجمہ: عورت سے اس نام کے ساتھ نکاح کیا جائے جس کے ذریعے وہ معروف ہو، حتی کہ اگر اس کے دو نام ہوں، ایک بچپن کا اور دوسرا بڑے پن کا، تو نکاح دوسرے نام کے ساتھ کیا جائے، کیونکہ وہ اسی کے ساتھ معروف ہے۔

(فتح القدیر، جلد3، صفحہ192، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں امام اہلسنت رحمہ اللہ ایک ایسے نکاح، جس میں عورت کا اصل نام کلثوم کی بجائے اس کا عرفی نام ہندہ لیا گیا، اس کے متعلق فرماتے ہیں: "اگر ہندہ اس عورت کا نام ہے (نہ جس طرح عورتوں کو ہندہ، سلمٰی؛ مردوں کو زید، عمرو سے تعبیر کرتے ہیں) اور اس نام اور صرف **ذکر پدر بے ذکر جد سے حاضرین میں دو گواہان صالح شہادت نکاح مسلمہ نے اسے پہچان لیا تو نکاح صحیح ہو گیا۔ اس کے دس نام اور بھی ہونا کچھ مضر نہیں "لان المقصود التعریف لاتکثیر الحروف"** (کیونکہ مقصود پہچان ہے الفاظ کی کثرت مقصد نہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔" **(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ247، رضا فاؤنڈیشن لاہور)**

وقار الفتاوی میں ہے: "نکاح کی صحت کے لئے دونوں کا ایک دوسرے کے نزدیک متعارف ہونا شرط ہے لہذا لڑکی سے جب وکالت حاصل کی جائے اور وکیل خاص شوہر کو بتائے

گا تو لڑکی جس نام سے مشہور ہے اور پہچانی جاتی ہے اس نام سے بتائے گا، اور سوتیلے باپ کی طرف نسبت سے مشہور ہے تو اس نام کی طرف نسبت کر کے ایجاب کر سکتے ہیں۔ پھر بھی مناسب یہ ہے کہ اس کی سوتیلی بیٹی بتا کر تعارف کروا دیا جائے اور اگر اپنے اصل باپ کی نسبت سے مشہور ہے تو اس کا نام لے کر قبول کر لیا جائے۔ نکاح نامہ میں اصل باپ کا نام لکھا جائے اور سوتیلے باپ کی پرورش کردہ بیٹی لکھ دیا جائے۔"

(وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ40، بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

18ذو القعدہ1447ھ/06مئی2026ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے